عیدالفطر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے

محمد تحسین رضا نوری

اللہ رب العالمین نے امت مسلمہ کو لاتعداد انعام واکرام سے نوازا۔ رمضان المبارک جیسی نعمت عظمیٰ، پھر اس کے اختتام پر بطور ضیافت عیدالفطر کا خوبصورت دن عنایت فرمایا۔ یہ ہماری یکجہتی کی انوکھی مثال ہے، جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی، انشاء اللہ مسلمان اسلامی اصولوں کے مطابق ہی عید منائیں گے، عید کا دن خوشی منانے کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک، دوستوں اور پڑوسیوں سے ملاقات، غریبوں اور مستحقین کی مدد کا دن بھی ہے، اس آپسی تعلقات سے محبت پیدا ہوتی ہے، دل صاف ہوتے ہیں اور مصافحہ سے گناہ جھڑتے ہیں، بچھڑے ہوئے لوگ عید الفطر کے موقع پر ایک ہو جاتے ہیں، ٹوٹے ہوئے رشتے دوبارہ جڑ جاتے ہیں۔

محترم قارئین! عید الفطر کا دن خوشی و مسرت کا دن ہے، اس دن اعمال صالحہ کی کثرت کے ساتھ ساتھ خوشی کے اظہار کا بھی حکم دیا گیا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، اس زمانے میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی منایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کیسے دو دن ہیں؟؟؟ تو لوگوں نے عرض کی، کہ زمانہ جاہلیت سے ہم ان دنوں میں خوشی مناتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیے، یوم اضحیٰ، یوم فطر۔ (ابو داؤد شریف)

عید کا دن حصول رضائے الٰہی اور اظہار مسرت کا سبب ہے، اس دن خوب اچھے اعمال کیجئے، گناہوں سے اجتناب کیجئے، ایسی جگہوں سے دور رہیں جہاں مرد و عورت کا اختلاط ہو، عید کا یہ مبارک دن اپنی خوشی کے ساتھ ساتھ کمزوروں اور ضرورت مندوں سے بھلائی اور ان کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا درس بھی دیتا ہے

عیدالفطر کے آداب واحکام

شب عید کی فضیلت: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "جس نے عیدین کی رات (یعنی شب ا عیدالفطر اور شب عید الاضحیٰ) طلب ثواب کیلئے قیام کیا، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مرجائیں گے۔ (ابن ماجہ حدیث)

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذو الحجہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عید الفطر کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرھویں رات (یعنی شب برات)۔ (الترغیب والترھیب، حدیث ۲)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے "لیلۃ الجائزۃ" یعنی "انعام کی رات" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں: "اے امت محمد ﷺ! اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے"۔ پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: "اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت وجلال کی قسم! آج کے روز اس اجتماع (یعنی نماز عید) میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا اطاعت و فرمانبرداری کرو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کردیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔" (الترغیب والترھیب)

اکابرین کی عیدیں:

آج کل گویا لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے تناول کرنے کو ہی معاذ اللہ عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ بھی تو آخر عید مناتے رہے ہیں، مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی نرالا رہا، وہ دنیا کی لذتوں سے کوسوں دور رہے اور ہر حال میں اپنے نفس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔

عید کا انوکھا کھانا:

حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا تناول نہ فرمایا، نفس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفس کی مخالفت فرماتے رہے، ایک بار عید مبارک کی مقدس رات کو دل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عید سعید کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حرج ہے؟ اس مشورے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی دل کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی غرض سے فرمایا: "میں اولا دو رکعت نفل میں پورا قران پاک ختم کروں گا، اے میرے دل! تو اگر اس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔" لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رکعت ادا کی اور ان میں پورا قران کریم ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل نے اس امر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رکعتیں دل جمعی کے ساتھ ادا کرلی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دن لذیذ کھانا منگوایا، نوالہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: جس وقت میں نوالہ منہ کے قریب لایا تو میرے نفس نے کہا: دیکھا! میں آخر اپنی دس سال پرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہوگیا نا۔ میں نے اسی وقت کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق اٹھائے حاضر ہوا اور عرض کی: یہ کھانا میں نے رات اپنے لئے تیار کیا تھا، رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں تاجدار رسالت ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی، میرے پیارے پیارے آقا ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اگر تو کل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذوالنون کے پاس لے جا اور ان سے جا کر کہہ کہ "حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (ﷺ) فرماتے ہیں کہ دم بھر کیلئے نفس کے ساتھ صلح کرلو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھالو۔ حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی یہ سن کر جھوم اٹھے اور کہنے لگے: "میں فرماں بردار ہوں، میں فرماں بردار ہوں۔" اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت عمر فاروق اعظم کے شہزادے کی عید:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی: پیارے ابا جان! کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے لال! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تمہیں اس پرانی قمیص میں دیکھیں تو کہیں تمہارا دل نہ ٹوٹ جائے! بیٹے نے جواباً عرض کیا: دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو، مجھے امید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ عزوجل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اس کیلئے دعا فرمائی۔ (مکاشفۃ القلوب)

یوم عید کے احکام:

عیدین کی نماز کیلئے عیدگاہ کی طرف آتے جاتے وقت تکبیرات (اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد) پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد سے عیدگاہ تک تکبیرات کہتے اور یہ امام کے آنے تک تکبیرات کہتے رہتے۔ (سنن دارقطنی) گویا روزے رکھنے کے بعد اور قربانی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنے کا حکم ہے۔ اس عمل سے عبادت گزاروں کو عاجزی اور انکساری کا عملی درس بھی ملتا ہے۔

ایک راستے سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا سنت ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید کے دن ایک راستے سے تشریف لے جاتے تو دوسرے راستے سے واپس لوٹتے (ترمذی)

اس عمل کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خوشی کے موقع پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کیساتھ ملاقات ہو۔

عید کے دن غسل کرنا سنت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحی کے دن غسل فرمایا کرتے تھے (سنن ابن ماجہ)

نماز عیدالفطر سے پہلے کچھ کھانا اور عیدالاضحی سے پہلے نہ کھانا سنت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن باہر نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کچھ کھا لیتے اور عید قربان کے دن کچھ نہ کھاتے یہاں تک کہ نماز عید ادا کر لیتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عیدالفطر کی نماز سے پہلے کھانا سنت ہے رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن طاق کھجوریں کھا کر نماز کیلئے نکلتے (بخاری شریف)

اور عیدالاضحی کے دن نماز کے بعد کھانا سنت ہے بہتر یہ ہے کہ اس کا آغاز قربانی کے گوشت کو کھا کر کرے جیسے کہ ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ کو قربانی کے گوشت سے کھانے کے معمول کا ذکر ہے (سنن دارقطنی)

عید میں غریبوں کا خاص خیال رکھیں:

اسلام نے عیدین کی خوشی میں غرباء اور مساکین کو شامل کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ محتاج افراد کو احساس محرومی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے موقع پر صدقہ فطر ہر مرد و عورت، چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام پر لازم قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد)۔ اسی طرح عیدالاضحی کے موقع گوشت خود کھانے کی ساتھ ساتھ مساکین کو صدقہ کرنے کا حکم ہے (موطا امام مالک)

قرآن حکیم نے قناعت کرنے والے اور سوال کرنے والوں کو قربانی کا گوشت کھلانے کا حکم دیا ہے، عیدین کے موقع پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے مساکین کو خوشی میں شامل کرنے کے احکامات دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عیدالفطر منانے اور غرباء و مساکین کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اور ہمیں زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت اور تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

"چلو کہ عید منائیں محبتوں کے دیار میں"

ابوشحمہ انصاری

عید خوشیوں، محبتوں اور اخوت کا حسین امتزاج ہے۔ یہ دن نہ صرف روحانی بالیدگی کا مظہر ہوتا ہے بلکہ سماجی و اخلاقی قدروں کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے کے بعد جب شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے، تو ہر دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ ہر طرف مسکراہٹیں بکھرتی ہیں، گویا پوری کائنات محبتوں کے دیار میں عید منانے کو تیار ہوتی ہے۔

عید الفطر صبر، عبادت اور قربانی کا انعام ہے۔ پورا ماہِ رمضان روزے، تلاوت قرآن، ذکر واذکار اور دعاؤں میں گزرتا ہے، اور پھر اللہ کی رحمت سے شوال کی پہلی تاریخ کو خوشیوں کی بہار آجاتی ہے۔ یہ دن جہاں اللہ کا شکر ادا کرنے کا موقع ہے، وہیں دوسروں کے ساتھ محبتیں بانٹنے کا بھی پیغام دیتا ہے۔

عید کا اصل مقصد خوشی کو سب کے ساتھ بانٹنا ہے، خاص طور پر ان کے ساتھ جو مالی یا سماجی مسائل کے باعث عید کی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اسی لیے اسلام نے صدقہ فطر کو واجب قرار دیا تاکہ ہر فرد اس دن کے جشن میں شریک ہو سکے۔ جب ہم کسی غریب کو نیا لباس پہناتے ہیں، کسی یتیم کے چہرے پر خوشی بکھیرتے ہیں، تو یہی اصل عید ہے۔

عید کی چاند رات اپنی الگ ہی رونق رکھتی ہے۔ بازاروں میں روشنیوں کی بہار ہوتی ہے، مہندی، چوڑیوں، خوشبوؤں اور ملبوسات کی خریداری عروج پر ہوتی ہے۔ بچیاں ہاتھوں پر مہندی رچاتی ہیں، بزرگ دعائیں دیتے ہیں، اور ہر شخص خوشی کے رنگوں میں رنگا نظر آتا ہے۔

صبح ہوتے ہی گلیاں اور سڑکیں عیدگاہ کی طرف جاتے نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ نماز عید کے بعد لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارکباد دیتے ہیں، گھروں میں مہمانوں کی آمد ورفت شروع ہو جاتی ہے، اور میٹھے پکوانوں کی خوشبو ہر سو پھیل جاتی ہے۔ خاص طور پر شیر خورمہ اور سویاں عید کی پہچان بن چکی ہیں۔

عید صرف ایک تہوار نہیں، بلکہ یہ رشتوں کو جوڑنے اور بکھرے ہوئے دلوں کو قریب لانے کا ذریعہ بھی ہے۔ جو لوگ کسی ناراضی یا غلط فہمی کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں، انہیں اس موقع پر گلے لگا لینا چاہیے۔ یہی وہ دن ہے جب محبتیں لوٹ آتی ہیں، دل قریب ہوتے ہیں، اور اخوت و بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے۔

آج کے دور میں، جہاں مصروفیات نے لوگوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے، وہیں عید جیسے مواقع ہمیں قریب آنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پیغامات اپنی جگہ، لیکن حقیقی خوشی تب ہی ملتی ہے جب ہم اپنوں کے درمیان بیٹھ کر عید کی مسرتیں بانٹیں، ایک دوسرے کو دعاؤں سے نوازیں، اور مل کر قہقہے لگائیں۔

عید کا پیغام صرف مسلمانوں تک محدود نہیں، بلکہ یہ پوری انسانیت کے لیے محبت، امن اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے مسلمان یکساں جوش و خروش سے عید مناتے ہیں، مختلف روایات کے باوجود عید کا اصل جوہر یکساں رہتا ہے: محبت اور خوشی کو بانٹنا۔

تو آئیے، ہم سب مل کر عہد کریں کہ اس عید پر کسی کو تنہا محسوس نہیں ہونے دیں گے، ہر محروم اور نادار کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں گے، اور محبتوں کے دیار میں حقیقی عید منائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے!

محمد فداء المصطفیٰ قادری

آج عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب ہمارے طبیب، مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل رمضان شریف جیسا رحمت و مغفرت والا مہینہ امت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم کو عطا فرمایا۔ جس مسلمان نے اپنے رب تعالیٰ کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے، اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سنت جان کر نیند کو قربان کر کے سحری کیا اور روزہ رکھا، اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور تمام نمازوں کو بجماعت ادا کرتا رہا اور افطار کے وقت دعاء میں مشغول رہا پھر افطار کیا اور مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کیا اور عشاء اور تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا رہا تو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ادب و احترام کے ساتھ رمضان شریف کا مہینہ مکمل کیا تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور عید سعید کا انعام ان کو عطا فرمایا۔

ہمارے سرکار امت کے غمخوار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی رات کو لیلۃ الجائزہ فرمایا ہے یعنی عید کی رات انعام واکرام پانے کی رات ہے اور عید کا دن مغفرت وبخشش پانے کا دن ہے جیسا کہ الترغیب والترہیب میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے حضور سراپائے نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آج کے روز یعنی عید کے دن عام اعلان فرماتا ہے اے میرے بندوں جو سوال کرنا ہے کرو؟ میں اس کو پورا کروں گا، میری عزت و جلال کی قسم آج یعنی عید کے دن اپنی آخرت کے بارے میں جو مجھ سے سوال کرو گے میں پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کی بھلائی مانگو گے میں تم کو دوں گا۔ میری عزت کی قسم جب تک تم میرے حکم پر عمل کرتے رہو گے میں تمہاری خطاؤں اور لغزشوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا۔ او میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں ظالموں کے ساتھ رسوانہ کروں گا اور تم اس حال میں نماز عید سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر آؤ گے کہ مغفرت وبخشش پا چکے ہو گے اور تم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گیا۔ (غنیۃ الطالبین ص: 372)۔

عید کا دن کس کے لئے ہے: اس حدیث مبارکہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان بندہ سے راضی ہو گیا ہے اس خوش نصیب مسلمان کے لئے آج کا دن عید کا دن ہے اگر ہم نے اپنے ظاہر کو صاف کرلیا اور باطن گندہ ہے اگر ہم نے غسل کر کے جسم کو پاک کرلیا ہے اور قلب میں بغض وحسد، غیبت، تہمت، بھائی سے بھائی کی نفرت، ماں باپ کی نافرمانی کی نحوست، نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ ادا نہ کرنے کی معصیت، حرام روزی حاصل کرنا اور جھوٹ بولنے کی لعنت اور تکبر وگھمنڈ جیسے شیطانی عادت موجود ہیں تو یقینا ہماری روح بھی گندی ہے اور ہمارے دل بھی ناپاک ہیں۔ تو سوچو اور غور کرو کہ چمکدار کپڑے پہننے سے کیا حاصل ہوگا جب تک ہمارے دل چمکدار اور صاف شفاف نہ ہو جائیں۔

افسوس صد افسوس: آج کے مسلمانوں کی تمام توجہ جسم و کپڑے اور مکان پر ہے کہ آج عید کا دن ہے سب صاف اور ستھرے اور چمک، دمک والے ہونا چاہئے یعنی ہماری نظر صرف ظاہر پر ہے۔ جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ باطن یعنی روح وقلب کی پاکیزگی کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قدر وقیمت ہے۔ کاش ہم مسلمان اپنے باطن کی طرف نظر کرلیں یعنی روح وقلب کو پاکیزہ اور صاف ستھرا بنانے کی فکر کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: بیشک مراد کو پہونچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنزالایمان)۔

یعنی وہ مسلمان کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا یعنی اپنے دل کو پاکیزہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نمازیں پڑھیں گویا رب تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کو کامیابی کا راز سمجھایا جارہا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہیں جنہوں نے اپنے دل کو پاک وصاف کیا اور دل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور پانچ وقت کی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے۔

اے ایمان والو! نماز وہ مقبول عبادت ہے جس کے بغیر قلب کی پاکی حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ جس مسلمان کا قلب تمام معصیتوں اور گناہوں کے دھبوں سے پاک وصاف ہو گیا وہی دل زندہ وتندرست ہو کر سیدھا کہلاتا ہے اور جس کا دل سیدھا ہے اس کے جسم کے تمام اعضاء سیدھے رہیں گے۔ جسم کا کوئی حصہ حرام و گناہ کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے کہ دل سیدھا ہے اور اگر جسم کے اعضاء سے گناہ سرزد ہونے لگیں یعنی آنکھ، کان، ناک زبان، ہاتھ، پاؤں گناہ وحرام کا ارتکاب کر رہے ہوں تو گویا دل ٹیڑھا ہو گیا ہے اس لئے دل کو سیدھا رکھنے کی احادیث طیبہ میں سخت تاکیدیں وارد ہوئی ہیں۔ دل کے بگاڑ اور اس کے ٹیڑھے پن کے علاج کے لئے کثرت سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور اپنے رب تعالیٰ کے ذکر اور ہمارے پیارے نبی معراج کے دولہا مصطفی کریم صلی اللہ تعال علیہ والہ سلم کی محبت وعشق میں ڈوب کر پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے سے دل پاک وصاف اور زندہ ہو کر سیدھا اور درست ہو جائے گا۔ بہر حال ہماری گفتگو اور بیان کا مقصد یہ ہے کہ صرف ظاہری جسم کو بنا اور سنوار لینے اور آج عید کے دن چمکدار کپڑے پہن لینے سے اللہ تعالیٰ سے مسرت وشادمانی کی نعمت و دولت اور عید کی عیدی یعنی انعام واکرام نصیب نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے رہیں اور رمضان شریف میں جو ہماری عبادت تھی کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ خوب تلاوت قرآن مجید کرتے تھے۔ کثرت سے کلمہ ودرود شریف اور رو رو کر دعاء مانگتے تھے یہ ہماری عادتیں باقی رہیں تو یقینا اللہ تعالیٰ تمام سال کے تمام دنوں کو ہمارے لئے عید کا دن بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ راضی ہے تو ہر دن عید کا دن ہے۔

سرچشمہ ولایت خیر و برکت

امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن جو کی بھوسی کی بنی ہوئی روٹی تناول فرمارہے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آج تو عید کا دن ہے اور آپ جو کی بھوسی کی روٹی کھا رہے ہیں؟ میرے آقا ابوالحسن والحسین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آج عید کا دن اس بندہ مومن کے لئے ہے جس کا روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو گیا ہو اور اس شخص کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں۔ آج کا دن بھی ہمارے لئے عید کا دن ہے اور ہر وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہے جس دن ہم کوئی کام گناہ کا نہ کریں۔ (غنیۃ الطالبین ص: 377)۔

اے ایمان والو! میرے آقا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم غلاموں کو بتادیا کہ جس دن کوئی گناہ کا کام نہ ہو بلکہ وہ کام ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی اور خوش ہو جائے تو وہ دن بندہ مومن کے لئے عید کا دن ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید:

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کیا۔ ابا جان! آپ کس لئے روتے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے بیٹے مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پھٹے پرانے لباس میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواب دیا دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کو نہ پاسکا یا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے، بیٹے کو گلے لگایا اور اس کے لئے دعا کی۔ (مکاشفۃ القلوب ص: 71)۔ اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ نئے اور چمک دمک والے کپڑوں سے حقیقی عید نصیب نہیں ہوتی ہے بلکہ ماں باپ کی رضامندی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے بندہ مومن کے لئے عید کے دن عید ہوتی ہے ورنہ وعید ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے:

بلند پایہ بزرگ بڑے نیک و پرہیز گار، مسلمانوں کے بادشاہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیاں عید سے ایک دن قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں ابا جان! کل عید کا دن ہے ہم کون سے کپڑے پہنیں گے؟ آپ نے فرمایا یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں۔ انہیں دھو کر آج صاف کرلو اور کل عید کے دن پہن لینا۔ بیٹیاں مچل گئیں اور ضد کرتے ہوئے کہا نہیں آپ ہمارے لئے نئے کپڑے بنوا دیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری بیٹیوں عید کا دن اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ نئے کپڑے پہنا ضروری تو نہیں۔ بیٹیوں نے عرض کیا کہ آپ کی بات صحیح و درست ہے لیکن ہماری سہیلیاں اور دوسری لڑکیاں ہمیں طعنہ دیں گی کہ تم بادشاہ کی بیٹیاں اور امیر المومنین کی لڑکیاں ہو اور اس پرانے کپڑے سے عید منارہی ہو۔ یہ کہتے ہوئے بیٹیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بیٹیوں کی باتیں سن کر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا اور آنکھیں چھلک پڑیں۔ آپ نے خازن کو بلا کر فرمایا مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دیدو۔ خازن بڑے نیک اور پرہیز گار تھے عرض کیا۔ حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے تو نے بہت عمدہ اور صحیح بات کہی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا، میری پیاری بیٹیوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کی رضا و خوشی پر اپنی آرزو اور خوشی کو قربان کر دو۔ کوئی شخص اس وقت تک جنت کا حقدار نہیں بن سکتا جب تک وہ شخص کچھ قربانی نہ دے۔

جو واقعہ آپ حضرات نے سنا اس میں ہمارے لئے بے شمار ہدایتوں کے چراغ روشن ہیں جس سے ہم کو عبرت ونصیحت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین اور مسلمانوں کے بادشاہ تھے جو چاہتے خرچ کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا اس لئے کہ ان کے دل میں خوف خدائے تعالیٰ تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے کہ ایک دن ہم کو بھی مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے کا اور ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہے لیکن آج کے مسلمانوں کا حال اس کے برعکس ہے۔ مسجد کا معاملہ ہو یا مدرسے کا یا کوئی اور امانت ہو۔ امانت بہر حال امانت ہے۔ شریعت مطہرہ نے جہاں خرچ کرنے کی اجازت دی ہے صرف وہیں خرچ کئے جائیں گے ورنہ حرام وناجائز ہوگا۔ ایک دن مرنا ہے اور اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے اور ہر امانت کا حساب دینا ہے۔ سوچ لو! اور آج ہی فیصلہ کرلو ورنہ کل شرمندہ ہو گے اور پچھتاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور حلال روزی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

9037099731

وضاحت: اِس شمارے میں شامل اشاعت، مضامین، تبصروں وغیرہ سے اِدارے کا کلی یا جُزوی طور متفق ہونا لازمی نہیں۔۔۔۔ اِدارہ
کالم نویس/قلمکار اپنے کالم/مراسلے lazawaljammu@gmail.com پر ارسال کریں